بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۶ نبوت ۱۳۴۳ ہش — ۲۰ رجب ۱۳۸۴ ھ — ۲۶ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ نومبر ۹ بجے صبح ۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کے وقت ہلکی سی بےچینی کی تکلیف ہو گئی۔ اِس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

اخبار احمدیہ

•- فری ٹاؤن (سیرالیون) سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیرالیون مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی اہلیہ صاحبہ اور مکرم منور احمد صاحب جو دہلی احمدیہ سیکنڈری سکول میں استاد ہیں کراچی سے بخیریت فری ٹاؤن پہنچ گئے ہیں۔ وہ مورخہ ۱۸ نومبر کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز سیرالیون روانہ ہوئے تھے۔

•- مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب ممباسہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم بشیر احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ آف نیروبی کئی سال کی سروس کے بعد ریٹائر ہو کر بذریعہ سفینہ حجاج واپس پاکستان جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے آٹھ بچے اور بچیاں بھی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل سے نوازے آمین

•- راولپنڈی (بذریعہ ڈاک) مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت تو بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی والدہ اس دن سے ہی علیل ہیں۔ پہلے بخار ہو گیا تھا۔ اب بائیں ٹانگ میں درد کی شکایت ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر بےچینی رہتی ہے۔ نیز کمزوری کافی بہت ہے۔ احباب والدین کے لئے بچی کے قرۃ العین ہونے اور اس کی والدہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ خدا تعالیٰ کے بتلائے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلیں گے وہی محفوظ رہیں گے

جہاں تک ہو سکے دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا فرمائے

”دنیا میں جس قدر شور ِنفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا مأخذ نفس امّارہ ہی ہے۔ لیکن انسان اگر کوشش کرے تو اسی امّارہ سے پھر وہ لوّامہ بن جاتا ہے کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے جسم کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفسِ امّارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حدِ اعتدال سے گزر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ پر گرایا جاوے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے، وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امّارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب نفس سے مقابلہ کریگی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادرِ مطلق مانا جاوے اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کی جاوے جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اوّل ہی ولی بنایا ہے جیسے کہ فرمایا ہے۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں۔ اور انہیں وہ دیکھتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا کی طرف رجوع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے ..... میرے کہنے کا مدّعا یہ ہے کہ دن بہت سخت ہیں اور کسی نے اب تک نہیں سمجھا تو آئندہ سمجھ لیوے۔ مجھے الہام ہوا تھا عفت الدیار محلہا و مقامہا یہ ایک خطرناک کلمہ ہے جس میں طاعون کی خبر دی گئی ہے کہ انسان کے لئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہے گا۔ اس لئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہوں کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کرے گا تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجھ کو دعا کے لئے لکھے۔ جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلیں گے وہی محفوظ رہیں گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہیں۔ مطلق بیعت انسان کے کیا کام آ سکتی ہے۔ پورا نسخہ جب تک نہ پیئے تو مرض کو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے جہاں تک ہو سکے دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے“

(تقریر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ نومبر ۶۲ء

مجیب اور بولنے والا خدا صرف اسلام پیش کرتا ہے

پانچ حواس ہیں جن سے انسان بیرونی دنیا کا احساس حاصل کرتا ہے۔ کانوں سے انسان آوازیں سنتا ہے۔ آنکھوں سے اشیاء کو دیکھتا ہے۔ چھونے سے کسی شئے کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ چکھنے سے ذائقہ معلوم ہوتا ہے کہ میٹھا ہے یا کڑوا یا کسیلا۔ اسی طرح سونگھنے سے انسان خوشبو اور بدبو میں امتیاز کرتا ہے۔

یہ تمام حواس انسان کے لئے نہایت مفید ہیں ان کے بغیر زندگی کوئی معنی نہیں رکھتی تاہم اللہ تعالےٰ کا وجود ایسا ہے جس کو ہم ان حواس سے نہیں پاسکتے اس لئے اس کو غیب کہا جاتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ "غیب" ہے اور ہمارے حواس اس کو نہیں پاسکتے تو پھر اس پر حق الیقین کس طرح پیدا ہوسکتا ہے۔ مثلاً ہمارے سامنے ایک سیب ہے ہم اس کی موجودگی چھو کر۔ دیکھ کر۔ سونگھ کر اور چکھ کر کرسکتے ہیں۔ وہ ہماری نظر کو بھی سیب دکھائی دیتا ہے۔ خوشبو اور ذائقہ سے بھی سیب معلوم ہوتا ہے اور ہم ان حواس کے ذریعہ ایک آم اور ایک سیب میں امتیاز کرسکتے ہیں۔ دونوں کی خوشبو مختلف ہوتی ہے ذائقہ مختلف ہوتا ہے اور شکل بھی مختلف ہوتی ہے اس طرح ہمیں ان پھلوں کے متعلق حق الیقین ہوتا ہے اور آم کو سیب سے ممتاز کرسکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق ہم کوئی ایسا تاثر اپنے حواس سے نہیں لے سکتے۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے وجود کے بعض آثار ہیں جن کو ہم ان حواس سے محسوس کرتے ہیں اور پھر عقل کو کام میں لاکر اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ کوئی ہستی ضرور موجود ہے جو اس پُرحکمت کارخانۂ قدرت کو چلا رہی ہے مگر یہ حق الیقین کا درجہ نہیں ہے۔

جب انسانی ذہن ابھی اپنے کمال کو نہیں پہنچا تھا تو انسان نے مختلف مظاہر قدرت کو الگ الگ خدا سمجھ لیا تھا۔ ایسے انسان کے لئے آندھی۔ بادل۔ سورج اور چاند وغیرہ دیوتا تھے۔ ہندوؤں کی مذہبی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ کس کس چیز کو خدا بنایا گیا ہے۔ ان سے بھی بڑھ کر بعض قدیم لوگوں نے ہر چیز میں ایک دیوتا سمجھ رکھا تھا۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ آج بھی کروڑوں انسان ایسے ہیں جو پتھروں اور لکڑی مٹی وغیرہ کے بتوں میں دیوتا مانتے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان ایک "غیب" ہستی کا وجود ایسا چاہتا ہے جس کو وہ اپنے ظاہری حواس سے بھی محسوس کرسکے۔

آج کا ذہین انسان یہ تو مان گیا ہے کہ ایسا وجود ظاہری حواس سے محسوس نہیں کیا جاسکتا تاہم اس کے دل میں ایک خواہش اب بھی باقی ہے کہ کوئی ایسا طریقہ ہو جس سے وہ اپنے محبوب کو محسوس کرسکے اور اس کی ہستی پر حق الیقین پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ دستیاب ہوجائے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی ایسی ہستی موجود ہے تو نہ تو ہم اس کو آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں نہ ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں نہ زبان سے چکھ سکتے ہیں اور نہ ناک سے سونگھ سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوسکتا تو پھر ہم اس کو "غیب" نہیں کہہ سکتے۔ تاہم وہ غیب ہے اور ان حواس سے وہ قطعاً محسوس نہیں ہوسکتا۔ البتہ انسان کی ایک حس ایسی ہے کہ جس پر ایسی ہستی براہِ راست نازل ہوتی ہے اور غیب بھی رہتی ہے اور وہ ہے سماعت کی حس۔ یعنی بعض حالات میں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ہم اس سے کلام کرسکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ماکان لبشرٍ

کوئی بشر اللہ تعالےٰ سے ان تین طریقوں کے سوا کلام نہیں کرسکتا۔ اس سے ثابت ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے ان تین ذرائع سے ہمکلام ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح ہماری ایک حس ایسی ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے کہ اس کے ذریعہ وہ انسان کو اپنے وجود کے متعلق حق الیقین کرا سکتا ہے۔ تورات میں جو یہ کہا گیا ہے کہ "خدا کلام تھا" اس کے یہی معنی ہیں کہ مکالمہ و مخاطبہ ہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم اللہ تعالےٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا کرسکتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں اگر کوئی انسان چاہے کہ اس کو اللہ تعالےٰ پر حق الیقین پیدا ہو اسی طرح کا حق الیقین جس طرح ہم اپنے حواس سے مادی اشیاء پر حق الیقین رکھتے ہیں تو اس کا واحد ذریعہ کلام ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ادعونی استجب لکم مجھ کو بلاؤ میں جواب دوں گا۔ الغرض دعا ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم اللہ تعالےٰ پر حق الیقین پیدا کرسکتے ہیں۔

تاہم دعا کے ذریعہ جب ہم اللہ تعالےٰ کو بلاتے ہیں تو وہ کئی طریقوں سے اس کا جواب دیتا ہے جن میں ایک یہ ہے کہ وہ وراء الحجاب آواز سے ہماری دعا کا جواب دیتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ اس نے ہماری دعا سنی ہے اس کو قبول کرے گا یا نہیں۔ یعنی جو کچھ ہم نے مانگا ہے وہ ہمیں عطا کرے گا یا نہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسا سلوک انسانوں کے مراتب کے مطابق کرتا ہے۔ ہم یہاں اس تفصیل میں نہیں جاسکتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں اس کی وضاحت نہایت تفصیل سے کی ہے۔ حقیقت الوحی کے آغاز میں مکالمہ و مخاطبہ کے متعلق جو بحث فرمائی ہے اس سے ہم اس کے متعلق تمام علم حاصل کرسکتے ہیں۔

یہاں ہم صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان چاہے تو اس سے ہمکلام ہوسکتا ہے۔ اور یہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اس "غیب" ہستی پر انسان حق الیقین پیدا کرسکتا ہے۔ اگر حق الیقین کا یہ ذریعہ موجود نہ ہو تو جو کچھ انسان کو اللہ تعالےٰ کے متعلق علم ہوسکتا ہے وہ صرف امکانی حیثیت ہی رکھتا ہے اور آثار سے ہم اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق صرف قیاس ہی کرسکتے ہیں حق الیقین پیدا نہیں کرسکتے۔ اور اس سے کلام کرنے کا بہترین ذریعہ دعا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے جس نے کہا اُدعونی استجب لکم۔ تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کیساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جاوے گا۔

قرآن شریف میں ایک مقام پر ان لوگوں کے لئے جو گوسالہ پرستی کرتے ہیں اور گوسالہ کو خدا بناتے ہیں آیا ہے۔ الّا یرجع الیھم قولاً۔ کہ وہ ان کی بات کا کوئی جواب ان کو نہیں دیتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو خدا بولتے نہیں ہیں وہ گوسالہ ہی ہیں۔ ہم نے عیسائیوں سے بارہا پوچھا ہے کہ اگر تمہارا خدا ایسا ہی ہے جو دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کے جواب دیتا ہے تو بتاؤ وہ کس سے بولتا ہے؟ تم جو یسوع کو خدا کہتے ہو پھر اس کو بلا کر دکھاؤ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ سارے عیسائی اکٹھے ہو کر بھی یسوع کو پکاریں وہ یقیناً کوئی جواب نہ دے گا۔ کیونکہ وہ مر گیا!"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

حضرت ممانی جان رضؓ

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

(۲)

سید محمد احمد کے بچپن کا ایک واقعہ سننے کے قابل ہے۔ جب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سونی پت میں تعینات تھے تو آپ نے چار پانچ روز کے لئے مجھے اپنے پاس بلایا (اور ایسا اکثر ہوتا تھا) خیر میں گیا تو ایک دن مکان کے برآمدہ میں ایک پلنگ پر میں اور حضرت میر صاحب دونوں بیٹھے تھے اور میں ایک ضروری مضمون حضرت میر صاحب کو سنا رہا تھا۔ اور آپ بہت توجہ سے سن رہے تھے کہ اندر مکان میں سے میاں محمد احمد نکل آئے۔ جو اس وقت ۴-۵ سال کے چھوٹے بچے تھے۔ پلنگ کے پاس ہی ایک کرسی پڑی تھی۔ چھوٹے بچے نے وہ کرسی کھینچ کر پلنگ سے دے ماری۔ جس پر میں اور حضرت میر صاحب بیٹھے تھے۔ مگر حضرت میر صاحب نے قطعاً بچے کو کچھ نہ کہا۔ اور بڑے اطمینان کے ساتھ مجھ سے مضمون سنتے رہے۔ بچے نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ دس مرتبہ یہی عمل کیا۔ ایسی طفلانہ حرکت پر غصہ آنا لازمی تھا۔ کوئی دوسرا شخص ہوتا تو نہایت غصہ کے ساتھ جھڑک کر بچے کو اس حرکت سے روک دیتا۔ اور ساتھ ہی دو تین تھپڑ بھی لگا دیتا۔ مگر حضرت میر صاحب نے نہ ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور نہ بچے کو اس فعل سے روکا۔ اور خاموشی سے مضمون سنتے رہے۔ جب پندرہ بیس منٹ تک۔ ایسا ہی ہوتا رہا۔ اور بچہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا۔ تو حضرت میر صاحب نے نہایت ہی نرمی کے ساتھ محمد احمد سے کہا کہ میاں اگر کرسی مارنی ہی ہے تو دیوار سے مارو۔ ہمیں اپنا کام کرنے دو اور تنگ نہ کرو۔ یہ سنکر محمد احمد نے فوراً اپنا رخ دیوار کی طرف کر لیا۔ اور اس پر کرسی کو مارنا شروع کیا۔ اور دیر تک اسی طرح کرتا رہا۔ مگر حضرت میر صاحب نے اسے کچھ بھی نہ کہا۔ کہ کیوں فضول شرارت کر رہا ہے۔ حالانکہ اس کی شرارت سے ان کے سکون میں بہت کافی فرق پڑ رہا تھا۔ چھوٹا بچہ بہت دیر تک کرسی کو دیوار سے مارتا رہا۔ لیکن حضرت میر صاحب نے گویا سنا ہی نہیں۔ اور وہ محویت کے ساتھ مضمون سنتے رہے۔

تھوڑی دیر اس مشغلہ میں مشغول رہنے کے بعد بچے کی طبیعت اس کھیل سے پھر گئی اور وہ کرسی چھوڑ کر گھر میں چلا گیا۔

(۵) سیدہ امۃ القدوس بیگم۔ ان کی شادی ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرزند مرزا وسیم احمد صاحب سے ہوئی جو آج کل قادیان میں ناظر دعوت و تبلیغ ہیں۔ ان کی اولاد کے نام یہ ہیں۔

(۱) امۃ العلیم عصمت
(۲) امۃ الکریم کوکب
(۳) امۃ الرؤف
(۴) مرزا کلیم احمد

(۶) سیدہ امۃ الہادی بیگم۔ ان کے شوہر کا نام میجر ضیاء الدین صاحب ہے جن سے ان کی شادی اپریل ۱۹۵۱ء میں ہوئی تھی۔ ان کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

(۱) شبیر احمد
(۲) دبیر احمد
(۳) امۃ القدیر طلعت
(۴) لبنیٰ

(۷) سید ناصر احمد۔ یہ نیروبی (افریقہ) میں ملازم ہیں۔ ان کی شادی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی ریحانہ سے (جو رونی کے نام سے مشہور ہیں) دسمبر ۱۹۵۵ء میں ہوئی تھی۔ ان کے تین لڑکے ہیں۔

(۱) طاہر احمد
(۲) موثر احمد
(۳) انیس احمد
(۴) دختر (جو ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو پیدا ہوئی) سلطانہ صبیحہ

(۸) سیدہ امۃ الرفیق ایم۔ اے۔ یہ سید حضرت اللہ پاشا ایم۔ ایس سی کی بیگم ہیں جو حکومت مغربی پاکستان کے ایگریکلچرل اکنامکس ایکسپرٹ ہیں اور لاہور میں رہتے ہیں۔ ان کی شادی ۵ نومبر ۱۹۶۱ء کو ہوئی تھی۔ ان کے لڑکے کا نام حمید اللہ نصرت پاشا ہے۔

(۹) سیدہ امۃ السمیع (عرف چھوٹو) یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فرزند مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیگم ہیں۔ اور ان کی شادی ۱۳ دسمبر ۱۹۵۳ء کو ہوئی تھی۔ شادی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ولیمہ کی دعوت دی۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ دعوت کا انتظام پرائیویٹ سکرٹری کے دفتر کے صحن میں تھا۔ اور نشست فرش پر تھی۔ منتظمین نے حضرت صاحب کے لئے ایک گاؤ تکیہ کا اہتمام کیا تھا۔ تاکہ حضرت صاحب آرام سے ٹیک لگا سکیں۔ اور ایک چھوٹا سا قالین بھی بچھا دیا تھا۔ جب حضرت صاحب تشریف لائے تو آپ نے قالین کو دیکھ کر فرمایا۔ "یہ قالین خاص میرے لئے کیوں بچھایا گیا ہے۔ اور یہ تکیہ کیوں لگایا گیا ہے۔ جس فرش پر تمام احباب بیٹھے ہیں میری اس پر بیٹھنے میں کونسی ہتک ہو جائیگی اٹھاؤ دونوں چیزوں کو میں سب احباب کے ساتھ ہی فرش پر بیٹھوں گا"۔ چنانچہ فوراً دونوں چیزیں اٹھا لی گئیں۔ اور حضرت صاحب سب لوگوں کے ساتھ فرش پر بیٹھ گئے۔ جب کھانا اور آیا اور ہر ایک کے آگے پلیٹوں میں رکھ دیا گیا۔ تو آپ نے کھانا شروع کرنے سے پہلے بلند آواز سے پوچھا کہ کیا سب احباب تک کھانا پہنچ گیا؟ اس پر پچھلی صف میں سے ایک شخص نے پکار کر کہا۔ کہ حضور مجھے اب تک کھانا نہیں ملا۔ حضرت صاحب نے فوراً منتظمین سے ارشاد فرمایا کہ "ان صاحب تک کھانا کیوں نہیں پہنچا۔ فوراً پہنچاؤ۔ پھر آپ نے ان صاحب کو مخاطب کر کے بلند آواز سے پوچھا۔ کہ "کیا آپ تک کھانا پہنچ گیا ہے"۔ انہوں نے کہا ہاں حضور پہنچ گیا ہے۔ اس اطمینان کے بعد آپ نے کھانا شروع کیا۔

سیدہ امۃ السمیع کی اولاد کے نام یہ ہیں۔

(۱) طیب احمد
(۲) صمد احمد
(۳) امۃ الحفیظ سارہ
(۴) امۃ الحمید حمیرہ

(۱۰) سید امین احمد۔ یہ میڈیکل کالج لاہور میں پڑھ رہے ہیں اور ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی۔ حضرت ممانی جان کی اولاد میں سے صرف یہی ایسے رہ گئے ہیں۔ جن کی شادی وہ اپنے ہاتھ سے نہ کر سکیں۔

اب میں حضرت ممانی جان ؓ کے چند مختصر واقعات ان کی عنایت و شفقت کے جو خاص میرے ساتھ پیش آئے لکھ کر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ان واقعات سے ظاہر ہوگا کہ جب ان کے لطف و مدارات کا ایک بالکل غیر شخص کے ساتھ یہ حال تھا۔ تو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ان کے تعلقات کتنے عمدہ اور کیسے بہترین ہوں گے۔

جب وہ بیاہی ہوئیں ۱۹۱۸ء میں پانی پت آئیں اور انہوں نے اپنے مقدس شوہر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا محبت اور الفت کا تعلق میرے ساتھ دیکھا تو خود بھی مجھ سے بے انتہا شفقت کے ساتھ پیش آنے لگیں۔ یہ شفقت و رحمت حضرت میر صاحب کے انتقال (۱۹۴۷ء) کے بعد ختم نہیں ہوگئی۔ بلکہ اس تعلق کو انہوں نے نہایت وفاداری کے ساتھ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک نبھایا۔ اور وضع داری اور اعلیٰ اخلاق کا ایک ایسا درجہ کا نمونہ دکھایا کہ اس کی مثالیں اور نظیریں آج کل کے زمانہ میں عنقا ہیں۔ کچھ میرے ہی ساتھ خاص نہیں۔ ان کے دل میں ہمدردی۔ انسانیت رحم دلی خدا ترسی مہمان نوازی اور خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ جب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت کے شفاخانہ میں اسسٹنٹ سرجن تھے تو ایک غریب اور نادار عورت سخت بیمار ہو کر شفاخانہ میں داخل ہوئی جس کی گود میں تین ماہ کا بچہ تھا۔ اور اس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضرت میر صاحب نے عورت کے علاج معالجہ میں ہر چند کوشش کی۔ مگر عورت جانبر نہ ہو سکی۔ اور مر گئی۔ معصوم بچے کو گود میں اٹھا کر حضرت میر صاحب گھر میں لائے اور حضرت ممانی جان سے فرمایا کہ اس یتیم اور بے کس اور لاچار بچے کی پرورش کی پوری ذمہ داری اگر تم اٹھا سکو تو اسے رکھ لو۔

غیر کے بچے کو اور پھر ایک یتیم بے کس غریب اور لاوارث بچے کو پالنا اور پرورش کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ مگر حضرت ممانی جان کا حساس اور درد مند دل فوراً تڑپ اٹھا۔ اور انہوں نے بغیر ایک لمحہ توقف کے فوراً اٹھ کر حضرت میر صاحب کی گود میں سے بچے کو لے لیا۔ اور فرمایا ہاں بڑی خوشی کے ساتھ محض خدا کی خوشنودی کے لئے اس بچے کی پرورش کروں گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق دے۔

حضرت ممانی جان نے جو کچھ زبان سے کہا تھا اپنے عمل سے اس سے زیادہ کر کے دکھا دیا۔ اپنے بچوں کی طرح اس کی پرورش کی۔ اور اسے نہایت ناز و نعمت سے پالا۔ اپنے بچوں میں اور اس میں کوئی فرق نہ رکھا۔ بڑا ہوا تو اسے پڑھنے بٹھا دیا۔ اس کے متعلق ان کے بڑے بڑے ارادے تھے۔ فرمایا کرتی تھیں کہ یہ پڑھ کر فارغ ہو جائے گا۔ تو کسی اچھی جگہ اس کی شادی کروں گی۔ اور اس کے لئے قادیان میں ایک الگ مکان بنوا دوں گی۔ حضرت ممانی جان نے سارا گھر اس کے ہاتھ میں دے رکھا تھا۔ اور وہ جس طرح چاہتا تھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں حضرت میر صاحب کے پاس

سونی پت گیا دونوں بیویاں اس وقت اتفاق سے قادیان گئی ہوئی تھیں اور حضرت میر صاحب گھر پر اکیلے تھے۔ جو آدمی کھانا پکانے کے لئے ملازم رکھا ہوا تھا اس سے حضرت میر صاحب نے فرمایا کہ "دوپہر کو آلو اور گوشت پکا لینا" لیکن جب دوپہر کا کھانا آیا تو ساگ پکا ہوا تھا۔ حضرت میر صاحب نے ملازم سے پوچھا کہ "میاں میں نے تو صبح تم سے کہا تھا کہ آلو گوشت پکانا تم نے یہ ساگ کیوں پکایا"۔ ملازم نے جواب دیا "جناب! میں نے تو کریم سے کہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے آلو گوشت پکانے کے لئے فرمایا ہے اس کے لئے پیسے دیدو۔ مگر اسنے کہا "نہیں۔ مجھے آلو گوشت اچھا نہیں لگتا ساگ پکاؤ" یہ کہہ کر اسنے مجھے ساگ کے پیسے دئے اور مدرسہ چلا گیا۔ اس صورت میں بتلائیے میں کیا کرتا۔ مجبوراً ساگ ہی پکانا پڑا"۔ حضرت میر صاحب خاموش ہوگئے اور کریم کے واپس آنے پر اُس سے کچھ بھی نہ کہا۔

دوسرے دن حضرت میر صاحب کو ایک ٹرنک کے کھولنے کی ضرورت ہوئی تو اُس میں تالا لگا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کریم کو کسی شخص پر اعتبار نہیں اور وہ سارے گھر میں قفل لگا کر کنجیاں اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ جب سکول سے واپس آئے گا جب ہی ٹرنک کا تالا کھُل سکے گا۔ حضرت میر صاحب پھر بھی خاموش ہوگئے اور کریم کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

مگر افسوس ہے کہ اتنی محبت اور اتنے اعلیٰ سلوک کے باوجود کریم حضرت ممانی جان کے پاس نہ رہا اور ایک روز میز پہ ایک رقعہ رکھ کر گھر سے نکل گیا۔

کچھ دن کے بعد پتہ لگا کہ وہ فلاں شہر میں دیا سلائیاں بازار میں بیچ کر اپنا گزارہ کر رہا ہے۔ حضرت ممانی جان نے ہر چند اسے واپس بلانے کی کوشش کی مگر وہ نہ آیا لیکن اس کے باوجود مستقل طور پر قادیان آجانے کے بعد بھی حضرت ممانی جان کو یہ توقع رہی کہ شاید کریم واپس آجائے۔

کریم کا قصہ محض جملہ معترضہ کے طور پر بیچ میں آگیا ورنہ میں بیان یہ کر رہا تھا کہ میرے حال پر حضرت ممانی جان کی شروع ہی سے نہایت شفقت و عنایت مبذول رہی اور ہر موقع پر انہوں نے اپنے عزیزوں کی طرح مجھ سے سلوک کیا۔ جب تک وہ پانی پت میں رہیں ہمیشہ میرے ہاں آتی رہیں اور میری والدہ مرحومہ سے نہایت محبت کے ساتھ ملتی رہیں۔ جب میری شادی ہوگئی تو میری بیوی سے بھی بے انتہاء شفقت اور الفت کے ساتھ پیش آتی رہیں۔ جس کا سلسلہ میری بیوی کی موت (۲۹ جنوری سنہ ۱۹۶۳ء) تک بڑے ہی خلوص کے ساتھ قائم رہا میری بیوی بھی ان کی صحبت میں بڑا ہی سکون اور لذت محسوس کرتی تھیں اور ہمیشہ ان کے اعلیٰ اخلاق اور حسنِ سلوک کی تعریف کرتی رہتی تھیں۔

جب میں نے اپنے لڑکے محمد احمد کا عقیقہ کیا تو اس وقت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سونی پت میں تعینات تھے۔ اس موقع پر دونوں ممانی جان نہایت شوق سے پانی پت تشریف لائیں۔ مریم صدیقہ اس وقت چھوٹی بچی تھیں وہ بھی ساتھ تھیں۔ حضرت میر صاحب بھی ہمراہ تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت امّ المومنین بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے پانی پت تشریف لائی تھیں اور محمد احمد کے لئے کرتہ پاجامہ اور ٹوپی خود اپنے دستِ مبارک سے سی کر لائی تھیں جو ہمارے لئے یقیناً بہت بڑا تبرک تھا۔ حضرت میر صاحب تو اپنی ملازمت کی وجہ سے اسی دن واپس چلے آئے مگر باقی کا مقدس قافلہ تین دن تک اپنی نہایت مہربانی سے مجھ غریب کے گھر کو عزت بخشتا رہا پھر سب لوگ واپس سونی پت چلے گئے میں ہمراہ تھا۔ سونی پت کے سٹیشن پر اُتر کر میں نے "یکّہ" کرنا چاہا (تانگے وہاں اس زمانہ میں نہیں تھے) تو حضرت ام المومنین نے فرمایا "میں یکّے میں ہرگز نہیں بیٹھوں گی۔ اور پیدل جاؤں گی۔ یہاں کی سڑکیں نہایت خراب اور بے ڈھنگی ہیں اور یکّے سڑکوں سے بھی زیادہ بے ڈول اور نامعقول ہیں۔ چنانچہ حضرت امّ المومنین قریباً ایک میل تک پیدل ہی گئیں۔

حضرت میر صاحب کے پانی پت سے جانے کے بعد جہاں جہاں ان کا تبادلہ ہوتا رہا میں اکثر مقامات پر ان کے پاس جا کر کئی کئی دن رہتا رہا۔ ہر جگہ حضرت ممانی جان مجھ سے بیحد خاطر مدارات کیساتھ پیش آئیں۔ ایک مرتبہ حضرت میر صاحب رہتک میں سول سرجن تھے تو میں ان کے پاس گیا مگر نہ اس سے پہلے میں کبھی رہتک گیا تھا اور نہ میں نے اپنے آنے کی اطلاع حضرت میر صاحب کو دی تھی خیر سٹیشن رہتک پر اتر کر میں نے ایک تانگہ والے سے کہا کہ "مجھے سول سرجن کی کوٹھی پر لے چل"۔ رات کا وقت تھا کوئی دس بجے ہوں گے۔ خیر تانگے والا کوٹھی پر لے آیا اور میں نے اسے پیسے دے کر رخصت کر دیا۔ کوٹھی کے باہر کا دروازہ بند تھا۔ میں نے چوکیدار کو آواز دی۔ وہ سو گیا تھا آنکھیں ملتا ہوا آیا اور پوچھنے لگا کہ "تم کون ہو اور کیوں آئے ہو؟" میں نے کہا "دروازہ کا قفل کھول"۔ پوچھنے لگا "تم کس کے پاس آئے ہو؟" میں نے کہا "سول سرجن صاحب کے پاس" چوکیدار نے کہا "سول سرجن صاحب تو رخصت پر قادیان گئے ہوئے ہیں"۔ میں نے کہا "بیگم صاحبہ تو ہوں گی" کہنے لگا "مگر وہ تو سو گئی ہیں"۔ میں یہ سُنکر بڑا پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ اس اجنبی شہر میں رات کہاں گزاروں اور کہاں جاؤں؟" اور کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر میں نے چوکیدار سے کہا کہ "جا کر بیگم صاحبہ کو جگا اور ان سے کہہ کہ "محمد اسمٰعیل پانی پت سے آیا ہے"۔ چوکیدار نے جا کر حضرت ممانی جان کو جگایا حضرت ممانی جان فوراً اُٹھ بیٹھیں اور چوکیدار سے فرمایا "پہلے جلدی سے جا کر ان کو کمرہ میں بٹھا اور فوراً واپس آ"۔ پھر آپ نے چوکیدار کے ہاتھ پانی کا لوٹا۔ صابن اور تولیہ بھیجا کہ میں ہاتھ منہ دھو کر تازہ دم ہو جاؤں۔ اور اس کے بعد چوکیدار نے میرے لئے بستر بھی لا کر پلنگ پر بچھا دیا۔

مجھے یہ دیکھ کر بے انتہا حیرت ہوئی کہ ابھی میں نے اطمینان سے وضو کیا۔ تولیے سے ہاتھ منہ پونچھا اور نمازِ عشاء کے لئے کھڑا ہوا ہی تھا کہ حضرت ممانی جان نے میرے لئے چوکیدار کے ہاتھ کھانا بھیج دیا۔ انڈے تلے ہوئے تھے اور گرم گرم روٹیاں تھیں۔ آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اتنی تھوڑی سی دیر میں حضرت ممانی جان نے یہ کھانا کس طرح تیار کر کے بھیج دیا؟

رات میں بڑے آرام سے سویا صبح سویرے میرے لئے نہایت پُرتکلّف ناشتہ آگیا اور ممانی جان نے کہلا کر بھیجا کہ "میر صاحب ایک ہفتہ بعد واپس آئیں گے آپ یہیں ٹھہریں جب وہ آجائیں تو پھر ان سے مل کر جائیے گا" مگر حضرت میر صاحب کی غیر موجودگی میں میں وہاں ایک ہفتہ ٹھہر کر کیا کرتا۔ اسی دن حضرت ممانی جان سے معذرت کر کے واپس چلا آیا۔ افسوس ایسی شفقت اور ایسی مہمان داری کے نمونے اب کہاں ملتے ہیں۔ نہ معلوم حضرت ممانی جان کتنی بھلائیاں اور خوبیاں اپنے ساتھ لے گئیں۔

میری بیوی ابتداء میں غیر احمدی تھیں مگر میں نے ان سے شروع ہی میں صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ "محض مذہب کے اختلاف کی وجہ سے تم پر ہرگز کبھی کوئی سختی نہ ہوگی۔ البتہ کتابیں پڑھو۔ موافق اور مخالف اخبارات کا مطالعہ کرو۔ تحقیق کرو۔ سوالات کرو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قریباً تمام کتب میرے پاس ہیں۔ دیگر احمدیہ لٹریچر بھی بہت کافی موجود ہے۔ ہمارے مخالف مولویوں نے جس قدر کتابیں ہمارے خلاف لکھی ہیں وہ میں تمہیں منگوا دوں گا سب دیکھو اور غور سے دیکھو۔ اس کے بعد اگر تمہارا انشراحِ صدر ہو جائے تو احمدیت کو قبول کر لینا ورنہ تم پر کبھی کوئی جبر نہیں کرے گا تم اس معاملہ میں مختارِ کُل ہو"۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میری بیوی نے کافی مطالعہ کے بعد حق کو قبول کر لیا اور بیعت کا خط لکھ دیا۔ انہوں نے نہ صرف خود احمدیت کو قبول کیا بلکہ سخت مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے دو بھائیوں اور اپنی بہن اور اسکی لڑکی (سعودہ بانو) کو بھی تبلیغ کر کے احمدی بنا لیا اور علی الاعلان اپنی احمدیت کو کنبے والوں اور اپنے رشتہ داروں پر ظاہر بھی کر دیا۔

بیعت کے بعد میں اپنی اہلیہ کو سالانہ جلسہ پر قادیان لے گیا اور جہاں دوسری مہمان عورتوں کے قیام کا انتظام تھا وہاں ٹھہرا دیا لیکن حضرت ممانی جان کو جب اس کا پتہ لگا تو وہ حضرت میر صاحب کو ہمراہ لے کر اسی جائے قیام پر پہنچیں بڑی ہی محبت کے ساتھ ان سے ملیں اور فرمانے لگیں "تمہارے آنے کا حال حضرت اماں جان کو معلوم ہو گیا ہے وہ شکوہ بہت کر رہی ہیں کہ وہ میرے پاس آ کر کیوں نہیں ٹھہریں۔ دوسری جگہ کیوں ٹھہریں چلو وہ تمہیں بلا رہی ہیں"۔

یہ کہہ کر میری بیوی کو اپنے ہمراہ حضرت ام المومنین کے پاس لے گئیں۔ وہ ان سے بے انتہا شفقت کے ساتھ پیش آئیں اور تین چار دن تک ان کو اپنے پاس بڑے آرام سے رکھا۔ حضرت ممانی جان روز آجاتی تھیں اور ان کو مقدس مقامات اور قادیان کی سیر کے لئے اپنے ساتھ لے جاتی تھیں۔ غرض میری بیوی کا پہلا سفر قادیان حضرت ممانی جان کی محبت اور شفقت کی بدولت نہایت ہی آرام سے کٹا اور حضرت ام المومنین نے بھی ان کے آرام و آسائش اور قیام و طعام کا بہت خیال رکھا۔

اس وقت تک حضرت میر صاحب کا مکان الصفہ نہیں بنا تھا[لہ]۔ اس زمین پر جو مختصر مکان بنا ہوا تھا اس میں اس وقت حضرت میر صاحب کے چھوٹے بھائی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رہا کرتے تھے۔ حضرت میر صاحب جب جلسہ سالانہ پر تشریف لایا کرتے تھے تو اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ جب "الصفہ" بن گیا تو اس کے بعد جتنی مرتبہ میری اہلیہ جلسہ سالانہ پر قادیان آئیں تو ان کو حضرت ممانی جان نے اپنے ہی پاس ٹھہرایا اور ہمارے کھانے پینے کا بہترین انتظام خود کیا۔ صبح نماز کے وقت نہایت اعلیٰ ناشتہ ہمارے ہمارے کمرے میں آجاتا تھا اور آٹھ بجے صبح [illegible] پُرتکلف کھانا مل جایا کرتا تھا اس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بہت لمبی لمبی پُرمعارف اور پُر از معلومات تقریریں کرتے تھے اور تمام حاضرین جلسہ نہایت ذوق سے پوری محویت کے ساتھ وہ تقریریں سنا کرتے تھے۔ اس میں ہمیشہ ہی رات ہو جایا کرتی تھی مگر جس وقت بھی ہم جلسے سے فارغ ہو کر گھر آتے تو ہمیں کھانا تیار ملتا تھا اور اسکے تھوڑی ہی دیر کے بعد چائے آجایا کرتی تھی۔ صرف ہم لوگوں کی مہمانداری کی خاطر حضرت ممانی جان بہت ہی کم جلسہ سننے کے لئے جا سکتی تھیں۔ جلسہ کے بعد بھی ہم لوگ بالعموم تین [illegible] تک ٹھہرا کرتے تھے تاکہ ہجوم کم ہو جائے اور ہم [illegible] کے ساتھ سفر کر سکیں۔ مگر ہماری مہمانداری اور [illegible] میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ شروع [illegible] آخر تک حضرت ممانی جان بہت مستعدی، خندہ [illegible] اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ ہماری خاطر مدارت میں [illegible] رہتی تھیں اور میری اہلیہ سے گھنٹوں بیٹھ کر بہت پُرلطف باتیں کرتی رہتی تھیں۔ غرض وہ عجیب سماں [illegible] لطف تھا جسکی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔

لہ۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے اپنے شہر سے باہر والے مکان کا نام الصُّفّہ رکھا تھا اور یہ مکان ریتی چھلہ کے کنارے پر آپ نے ۱۹۳۶ء میں تعمیر کرایا تھا اور آپ مع اہل و عیال ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء کو اس مکان میں آگئے تھے۔

ایک ضروری یادداشت

ایک اعتراض کے جواب میں حضرت مولوی محمد الدین صاحب کا تحریری بیان

(محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری - ربوہ)

ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق نے اپنی کتاب ’حرف محرمانہ‘ میں حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی - ختم نبوت کی حقیقت مسیح ناصری علیہ السلام سے مماثلت - حضرت اقدس کی دعاؤں - آپ کی پیشگوئیوں اور الہامات پر نکتہ چینی کی ہے - اور اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو زبان دانی اور عربی نظم و نثر میں لکھی گئی کتابوں - خطبہ الہامیہ قصیدہ اعجازیہ (مندرجہ اعجاز احمدی) اور اعجاز المسیح پر ادبی اعتراضات بھی کئے ہیں -

مَیں نے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ”حرف محرمانہ“ کا جواب لکھا ہے جو ”تحقیق عارفانہ“ کے نام سے انشاء اللہ تعالیٰ احباب کرام کو جلسہ سالانہ پر بک ڈپو الشرکۃ الاسلامیہ سے حاصل ہو سکے گا -

اس وقت مجھے ایک نہایت ضروری یادداشت اخبار الفضل میں شائع کرا کے محفوظ کر دینا مطلوب ہے کیونکہ شہادت دینے والے بزرگ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں - مَیں چاہتا ہوں کہ ان کی زندگی میں ہی یہ شہادت شائع ہو جائے -

اِس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ برق صاحب نے حرف محرمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام :-

اِنّی اُحافظُ کُلَّ مَنْ فی الدار

پر نکتہ چینی کی ہے - یہ الہام اس زبردست پیشگوئی اور نشان پر مشتمل ہے کہ طاعون کے ایام میں جو لوگ دار مسیح (مسیح موعود کے گھر کی چار دیواری) میں رہتے ہوں وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے - یعنی کوئی اُن میں سے طاعون سے نہیں مریگا -

برق صاحب کی مغالطہ دہی

جناب غلام جیلانی صاحب برق نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب محررہ مؤرخہ دس اپریل ۱۹۰۴ء مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۱۱۵ کی بناء پر اپنی کتاب ”حرفِ محرمانہ“ کے ذریعے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے - کہ ماسٹر محمد دین صاحب (یعنی حضرت مولوی محمد دین صاحب حالی ناظر تعلیم ربوہ) کو تپ ہو گیا اور انہیں باہر نکال دیا گیا - مَیں نے اس بارہ میں حضرت مولوی محمد دین صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ و عافاہ سے استفسار کیا اور انہیں ”حرفِ محرمانہ“ کی متعلقہ عبارت دکھائی تو اس پر حضرت مولوی صاحب موصوف نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل بیان لکھ کر دیا ہے - حضرت مولوی صاحب موصوف کا تحریری بیان درج ذیل ہے :-

تحریری بیان حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ - ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظارت تعلیم

نمبر
تاریخ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان (ربوہ ضلع جھنگ)

مکرمی مخدومی قاضی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ’حرف محرمانہ‘ کا وہ حصہ میری نظر سے گزرا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کا وہ ٹکڑا دیا گیا ہے جس میں حضور نے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم کو اطلاع دی ہے کہ ماسٹر محمد دین کو گلٹیاں نکل آئی ہیں اور ساتھ ہی بخار بھی ہے - اسی لئے بطور احتیاط کے اُس کو نکال دیا ہے - یہ واقعہ یہاں تک اور اس قدر صحیح ہے کہ خاکسار کو اپنی رہائش گاہ سے نکال کر باہر کھلی ہوا میں پھولداریاں لگا کر اُن میں رکھا گیا اور چار احباب کو میری تیمارداری اور خبر گیری کے لئے ساتھ کے خیمہ جات میں متعین کر دیا گیا تاکہ حضور کو وقتاً فوقتاً میری حالت کے متعلق اطلاع دیتے رہیں - حضور نے کمال مہربانی سے میرے لئے خود ہی دوائی بھی تجویز فرمائی اور خود ہی اپنے دست مبارک سے دوائی بنا کر بھجواتے رہے اور ہر نماز میں میرے متعلق پتہ لیتے رہے - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور حضور کی دعاؤں اور دواؤں سے کامل شفا بخشی - مگر مصنف صاحب ’حرف محرمانہ‘ کا یہ خیال کہ خاکسار ”الدار“ میں مقیم تھا اس لئے حضور کی پیشگوئی ”انّی اُحافظ کل من فی الدار“ غلط نکلی یہ بالکل واقعات کے خلاف ہے خاکسار اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس میں تھا اور بورڈنگ ہاؤس میں ہی رہتا تھا - اور یہ بورڈنگ ہاؤس حضور کے ”الدار“ سے بہت دور ڈھاب کے کنارے پر واقع تھا - وہیں خاکسار بیمار ہوا اور وہیں سے بورڈروں سے الگ کیا گیا تاکہ متعدی مرض کی صورت میں چھوٹے بچوں پر اثر انداز نہ ہو - آپ خود برقؔ صاحب کے دیئے ہوئے الفاظ سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اُس میں حضور نے کہیں نہیں لکھا کہ خاکسار ’الدار‘ یا ’الدار‘ کے کسی حصہ میں یا اُس کے قرب میں مقیم تھا - بورڈنگ ہاؤس خاصے فاصلہ پر واقع تھا - ویسے بھی حضورؑ نے خود تحریر فرمایا ہے کہ قادیان میں اِکّے دُکّے کیس ہو رہے تھے - سوال ’الدار‘ اور اُس کے سکینوں کے متعلق تھا اور یہ شرف خاکسار کو اگر حاصل ہو جاتا تو زہے قسمت مگر امر واقعہ یہ تھا جس طرح سینکڑوں اور احمدی خدام اپنی اپنی جگہوں میں رہتے تھے - خاکسار بھی ہوسٹل میں رہتا تھا - اور بس -

(دستخط) خاکسار محمد دین ربوہ ۸/۵/۶۲

نوٹ :- میری تیمارداری اور نگرانی کے لئے حضور نے بھائی عبدالرحیم صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل - ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب مرحوم معالج ہوسٹل چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم اور صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس جو اُس وقت بورڈر تھے اور ڈاکٹر گوہر دین صاحب جو اس وقت بقید حیات موجود ہیں وہ بھی بورڈر تھے کو مقرر فرمایا تھا - نیز جناب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ خاکسار اس وقت اپنی عمر کے بیاسیویں (۸۲) سال میں گزر رہا ہے اور یہ میرا بیان اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر عرض کیا جاتا ہے کہ بلا کم و کاست صحیح ہے -

(دستخط) محمد دین

وہ کام کر کہ زمانہ میں نام ہو جائے

ڈاکٹر محمود امین آبادی

وہ کام کر کہ زمانہ میں نام ہو جائے
ہر ایک دل میں ترا احترام ہو جائے

نہ ایک لمحہ بھی ضائع ہو زندگانی کا
تمام عمر تیری یوں تمام ہو جائے

تجھے وہ موت میسّر ہو راہِ الفت میں
کہ بس نصیب حیاتِ دوام ہو جائے

اُسے کہو، ہے تمنائے سروری جس کو
غلام حضرت خیر الانامؐ ہو جائے

اگر بتائے کوئی معنیٰ حلال و حرام
جنابِ شیخ پہ جینا حرام ہو جائے

سمجھ کہ ہار گیا بازیٔ حیات، اگر
سمندِ نفس ترا بے لگام ہو جائے

کسی کے عشق میں محمود کیا تعجب ہے
میرا کلام بھی مقبولِ عام ہو جائے

”خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے - اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے - جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا - اس لئے تم کو چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اُس کے فضل کو طلب کرو -“

(حضرت مسیح موعودؑ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۱۴/۹/۶۴ تا ۱۷/۹/۶۴)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ ناظرین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۱۱	احباب جماعت احمدیہ سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب۔	۹۸ — ۰۰	روپے
۶۱۲	" " کوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب عارف	۲۲ — ۰۰	"
۶۱۳	مکرم آغا محمد عبداللہ خاں صاحب نواب شاہ (سندھ)	۳۰ — ۰۰	"
۶۱۴	احباب جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی بذریعہ مکرم عبدالرؤف صاحب	۲۰ — ۰۰	"
۶۱۵	محترمہ لفٹیننٹ مس ہاجرہ متین صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالمجید خانصاحب انبالوی خالصہ کالج لاہور	۷۵ — ۰۰	"
۶۱۶	احباب جماعت احمدیہ چک ۸۶ ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم غلام رسول صاحب	۵۰ — ۰۰	"
۶۱۷	" " سیالکوٹ بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سیفی	۴۱ — ۰۰	"
۶۱۸	" " اوکاڑہ بذریعہ مکرم ماسٹر حاکم علی صاحب	۷۴ — ۰۰	"
۶۱۹	" " لائل پور بذریعہ مکرم غلام حسین صاحب	۲۳ — ۰۰	"
۶۲۰	مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن بلوچستان	۲۰ — ۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم کے اعلانات

• مستقل کمشن پاکستان نیوی:۔ ابتدائی تنخواہ ۵۰۰/- ماہوار۔ وردی سرکاری۔ ۶ ماہ کی کامیاب ٹریننگ کے بعد بالمقطعہ نقد گرانٹ ۵۰۰/- روپیہ شرائط:۔ انجینیرنگ ڈگری۔ غیر شادی شدہ۔ عمر ۲۰½ تا ۲۳½ تک۔ فارم درخواست کسی آرمی یا نیوی کے رکروٹنگ آفس سے۔ درخواستیں نیول ہیڈکوارٹرز کراچی میں ۵/۱۲/۶۴ تک۔ (پ ٹ ۲۰/۱۱/۶۴)

• ٹریننگ لطور ریلوے گارڈس:۔ اسامیاں ۲۰۲۔ عرصہ ٹریننگ ۹ ہفتے۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۵۵/- ماہوار۔ والٹن ٹریننگ سکول لاہور۔ تنخواہ گارڈ درجہ اول ۱۳۰ تا ۲۰۰۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ۔ عمر ۱۵/۱۲/۶۴ کو ۱۸ تا ۲۴ درخواستیں ۵/۱۲/۶۴ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ (پ ٹ ۲۱/۱۱/۶۴)

• ریلوے میں ٹائپسٹ ڈیلی پرنٹر و سٹینو ٹائپسٹ:۔ اسامیاں ٹائپسٹ ڈیلی پرنٹر ۱۰ تنخواہ: ۱۱۵-۱۷۵۔ شرط میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ اسامیاں سٹینو ۸۔ تنخواہ ۱۷۵ تا ۳۵۰ شرط میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ سپیڈ شارٹ ہینڈ ۱۰۰ تا ۱۲۰۔ درخواستیں ۶/۱۲/۶۴ تک (پ ٹ ۲۱/۱۱/۶۴)

• جرمنی میں سرکاری وظیفہ پر تعلیم ۶۶-۶۵ء:۔ ۸ پوسٹ گریجوایٹ وظائف ۴ برائے انجینیرنگ مضامین۔ باقی برائے زراعت، فارسٹری، اکنامکس۔ جیولوجی یا ڈیٹرزی۔ عرصہ بارہ ماہ ماہوار الاؤنس ۴۰۰ تا ۵۰۰ جرمن مارک۔ کرایہ آمد و رفت سرکاری۔ شرائط:۔ فرسٹ ڈویژن بیچلر ڈگری۔ عمر ۲۰ تا ۳۰ سنے درخواستیں ۵/۱۲/۶۴ تک مشتمل بر ضروری کوائف بنام اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر (بی) منسٹری آف ایجوکیشن اسلام آباد۔ (پ ٹ ۲۴/۱۱/۶۴)

• کلرک درجہ دوم برائے سٹیٹ بنک آف پاکستان راولپنڈی:۔ تحریری ٹسٹ و انٹرویو۔ تنخواہ ۹۰-۱۰۰-۱۲۵-۲۲۵-۲۵۵۔ گرانی الاؤنس۔ لوکل الاؤنس۔ سواری و مکان الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ میٹرک۔ عمر ۱۸ تا ۲۲۔ بصورت گریجوایٹ ۲۵ تک۔ گریجوایٹ کی ابتدائی تنخواہ زیادہ درخواستیں مجوزہ فارم پر جو بنک سے ملتے ہیں بشمول مصدقہ نقول اسناد و پاسپورٹ سائز فوٹو ۵/۱۲/۶۴ تک بنام مینیجر سٹیٹ بنک۔ (پ ٹ ۲۲/۱۱/۶۴)

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا:۔ میری ہمشیرہ ہاجرہ بی بی بعمر ۵۵ سال موضع فتوئی چک میں مورخہ ۱۲/۱۱/۶۴ کو وفات پا گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (منشی نذیر احمد محلہ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

خالد کا خلافت ثانیہ نمبر

ایک دلکش پیشکش

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب کو یہ معلوم کر کے یقیناً خوشی ہوگی کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ دسمبر ۱۹۶۴ء میں اپنے ترجمان رسالہ خالد کا ایک شاندار خلافت ثانیہ نمبر شائع کر رہی ہے۔ رسالہ دو صد صفحات پر مشتمل اور سلسلہ کے بہترین لکھنے والے بزرگان کے مضامین سے مزین ہوگا۔ انشاء اللہ۔ مضامین کا انتخاب اس رنگ میں کیا گیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پچاس سالہ کامیاب دورِ خلافت کے تمام پہلو اپنی پوری شان کے ساتھ قارئین کے سامنے آجائیں۔ اس رسالہ کو مناظرانہ رنگ نہیں دیا گیا۔ مگر حقائق پر مبنی المصلح الموعود کی جو دلکش تصویر اس کے مطالعہ سے ذہن میں اُبھرتی ہے۔ وہ تنہا ہی منکرین خلافت کے تمام اعتراضات اور نکتہ چینیوں کا مسکت اور کافی جواب ہے۔ رسالہ محدود تعداد میں طبع کروایا جا رہا ہے۔ اس لئے ان احباب سے جو خالد کے باقاعدہ خریدار نہیں گذارش ہے۔ کہ جلد از جلد مطلوبہ تعداد ریزرو کروالیں۔

شہری اور بڑی دیہاتی مجالس کی یہ ذمہ داری ہوگی۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ رسالہ منکرین خلافت میں تقسیم کرنے کا اہتمام کریں۔ اور مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ ہر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا۔ کہ وہ غیر احمدی احباب میں تقسیم کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ رسالہ جات ضرور خریدیں۔ مکرم امیر صاحب وزیر آباد نے ۵۰ رسالہ جات کا آرڈر بھجوا کر ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ مجلس کراچی نے ۵۰۰ کاپیاں ریزرو کروائی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوسری مجالس اور جماعتوں کو بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کرنی چاہیئے۔ قیمت فی کاپی دو روپے ہے۔

(مرزا رفیع احمد)

دورہ انسپکٹر مجلس انصار اللہ

انصار اللہ مرکزیہ کے انسپکٹر مکرم چوہدری محمد یعقوب خاں صاحب مورخہ ۲۲/۱۱/۶۴ سے ضلع لائل پور کی تحصیل لائل پور۔ سمندری۔ جڑانوالہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ مجالس سے درخواست ہے کہ۔ ان کے ساتھ تعاون فرماویں۔ (قائد عمومی)

مجالس خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹیں

مجالس خدام الاحمدیہ میں سے وہ مجالس جنہوں نے سالانہ رپورٹیں ابھی تک نہیں بھجوائیں وہ زیادہ سے زیادہ دسمبر کی پانچ تاریخ تک مرکز میں بھجوادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان:۔ ماہنامہ الفرقان کے چھ خاص نمبر یعنی حضرت میر محمد اسحاق رضی نمبر۔ حضرت حافظ روشن علی رضی نمبر۔ حضرت قمر الانبیاء رضی نمبر۔ فلسفہ امامت نمبر، درویشان قادیان نمبر اور عیسائیت نمبر کو ایک جلد میں مجلد تیار کرایا گیا ہے۔ اب صرف سولہ مجلدات باقی ہیں۔ جلد طلب فرماویں۔ قیمت مع محصول ڈاک بارہ روپے ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

بچوں کی ہر قسم کی کمزوری اور نشوونما کی کمی کی مشہور دوا

بے بی ٹانک ڈیڑھ ماہ کورس ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔ (مینیجر)

فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک باورچی کی آسامی کے لئے ایک محنتی اور ماہر باورچی کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ حسب قابلیت تجربہ دی جاوے گی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی معرفت فوری بنام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ بھجوائیں۔

(مرزا منور احمد)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے نئی عمارت کی تعمیر

احباب جماعت کی خدمت میں ایک نہایت ضروری اپیل

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمّت شود پیدا
(حضرت مسیح موعودؑ)

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ

احباب جماعت "الفضل" میں یہ مسرت انگیز اطلاع پڑھ چکے ہوں گے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہاتھوں ۸ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں جدید لنگر خانہ کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور نصرت گرلز پرائمری سکول کی وسیع عمارت جو ۱۹۶۲ء میں تیار ہوئی تھی لنگر خانہ کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے اور اب اس وسیع عمارت کے سات کمروں کو رہائش گاہوں میں منتقل کرنے کے علاوہ اس میں باورچی خانہ اور سٹور اور کھانے کا ہال تعمیر ہونے والا ہے یہ نئی عمارت چار پانچ ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر محیط ہوگی۔ پوری عمارت کا مجموعی رقبہ پندرہ سولہ ہزار مربع فٹ بن جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

یہ حصہ مکمل ہوتے ہی نقشہ کے مطابق باقی عمارت کی بھی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ سارا کام بھاری اخراجات چاہتا ہے نیز ضرورت کا تقاضا ہے کہ اسے جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے اور یہ مرکزی ادارہ جس کی حقیقی بنیاد خود امام الزمان سیدنا و مرشدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے دستِ مبارک سے آج سے قریباً پون صدی پیشتر رکھی تھی اور جسے "فتح اسلام" کی ہم شاخ قرار دیا تھا اپنی پوری شان کے ساتھ تعمیر ہو اور اس کی برکات وسیع سے وسیع تر ہو جائیں۔

اس سلسلہ میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "تعمیر لنگر خانہ" کی نئی مد کھول دی گئی ہے۔ جماعت کے مخیر اور سر برآوردہ احباب سے خصوصاً اور دوسرے احبابِ سلسلہ سے عموماً اپیل ہے کہ وہ اس مقدس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ان ابدی آسمانی انوار و فیوض سے بہرہ ور ہوں جو اس یادگاری ادارہ کے ساتھ ازل سے وابستہ ہیں۔

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پیرس ۲۴ر نومبر۔ صدر ڈیگال نے مغربی جرمنی کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے قومی دفاع کے لئے مکمل طور پر امریکہ پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ امریکہ ایک ایسی دوسری دنیا میں واقع ہے جس کا مستقبل یورپ سے وابستہ نہیں ہے اس لئے مغربی جرمنی کو مغربی یورپ کی یونین قائم کرنے میں فرانس کی مدد کرنی چاہیئے ایک ایسی یونین کے قیام کی جس کا نو آزاد ملکوں کے ساتھ اتحاد ہو لیکن اس کے اپنے مقاصد، اپنی ذمہ داریاں اور اپنے وسائل ہوں انہوں نے کہا کہ مغربی یورپ کی بنیاد ہی فرانس اور مغربی جرمنی کے تعاون پر اٹھائی جائے گی سٹراسبرگ میں کل ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی تھی صدر ڈیگال اسی تقریب سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ مشرقی یورپ کے عوام بیدار ہو رہے ہیں ان میں ذاتی وقار اور آزادی کی لگن پیدا ہو چکی ہے جس کے نتیجہ میں مشرقی یورپ کے مستبد بلاک میں آہستہ آہستہ تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ مشرقی اور مغربی یورپ کے اختلافات اور مسائل کا حل اسی صورت میں ممکن ہے کہ مغربی یورپ کا اتحاد قائم کیا جائے۔

راولپنڈی ۲۴ نومبر صدر محمد ایوب خاں نے کل صدارتی انتخاب کے لئے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر دیے الیکشن کمیشن نے ان کی طرف سے سات کاغذات نامزدگی وصول کئے۔ انتخابی ادارہ کے سات ارکان نے حامیوں اور سات نے تائید کنندوں کی حیثیت سے دستخط کئے ان چودہ ارکان میں مقامی مسلم لیگ کے کئی ممتاز لیڈر بھی شامل ہیں۔

صدر ایوب کے علاوہ اور کسی امیدوار نے آج اپنے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کئے الیکشن کمیشن نے کل اعلان کیا تھا کہ ۲۶ نومبر تک کاغذات نامزدگی وصول کئے جا سکیں گے۔ اس سے اگلے روز راولپنڈی میں کمیشن کے دفتر میں ان کی پڑتال ہوگی۔

صدارتی انتخاب ۶ر مارچ کو ہو رہا ہے اگر اس کے لئے تین سے زیادہ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے اور سب منظور ہو گئے تو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کا مشترکہ اجلاس بلایا جائیگا۔ جس میں صرف تین امیدواروں کو انتخاب لڑنے کی اجازت دی جائے گی۔

لندن ۲۴ر نومبر بنک آف انگلینڈ کی شرح سود کو پانچ سے بڑھا کر سات فیصدی کر دیا گیا یہ قدم غیر ملکیوں میں اپنے پونڈ برطانیہ سے نکالنے کے رجحان کو روکنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اب انہیں زیادہ سود ملے گا۔ دوسری طرف برطانیہ کے اندر بنکوں سے قرض لینے کے لئے زیادہ سود دینا پڑیگا

کراچی ۲۴ر نومبر جیٹا گانگ میں تیل صاف کرنے والے کارخانہ کے قیام کے متعلق کراچی میں ایک کروڑ ڈالر کے فرانسیسی قرضہ کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس کارخانہ کے قیام پر ۱۴ کروڑ روپے خرچ ہوں گے شروع میں یہاں ہر سال دس لاکھ ٹن خام تیل صاف کیا جائے گا۔

راولپنڈی۔ ۲۳ نومبر کل راولپنڈی میں گورنروں کی کانفرنس صدر ایوب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا اجلاس پانچ گھنٹے تک جاری رہا جس میں ملک کی مجموعی سیاسی صورت حال پر غور کیا گیا۔

لاہور۔ ۲۴ نومبر مغربی پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے چالیس ہزار منتخب ارکان کو آئین کی دفعہ ۱۵۹ اور انتخابی ادارہ کے ایکٹ کی دفعہ ۵۲ کے تحت ۳۰ نومبر تک حلف وفاداری اٹھانا ہوگا۔ صوبائی الیکشن اتھارٹی نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ نئے منتخب ارکان کو ڈپٹی کمشنر کے سامنے اگر وہ مجسٹریٹ ہو تو حلف وفاداری اٹھانا ہوگا۔ بصورت دیگر وہ اپنے یونٹ کے تحصیلدار کے سامنے حلف اٹھائیں گے۔

لاہور۔ ۲۴ نومبر مغربی پاکستان کی الیکشن اتھارٹی نے صوبہ بھر کے مختلف حصوں سے بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں کامیاب ہونے والے ارکان کے نتیجہ کی ترتیب مکمل کر لی ہے۔ اور تمام منتخب ممبروں کے نام سرکاری گزٹ میں شائع کر دیئے گئے۔

انقرہ ۲۴ نومبر اٹھارہ ارکان کا ترک پارلیمانی وفد ۲۶ دسمبر کو پاکستان کے نو روزہ دورے پر انقرہ سے کراچی روانہ ہوگا۔ ترک وفد کی قیادت سینٹ کے صدر انور آقا کریں گے

لاہور ۲۴ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کراچی اور لاہور کے درمیان تیسرے درجے کے ڈبوں پر مشتمل جو تیز رفتار ٹرین چلائی جا رہی ہے ۲۵ نومبر کو کراچی سے پہلی مرتبہ روانہ ہوگی اس نئی ٹرین کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوگی کہ اس کے ہر ڈبے کے اوپر تلے تین حصے ہوں گے جہاں مسافروں کے سونے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ہر ڈبہ میں رات کے وقت ۴۸ مسافر سو سکیں گے اور ۷۲ بیٹھ سکیں گے اس ٹرین میں سفر کے لئے نشستیں پہلے سے مخصوص کرائی ہوں گی مسافر اسی گاڑی میں اسی روز سفر کر سکیں گے جس روز کے لئے ٹکٹ جاری کیا گیا ہوگا نشستیں مخصوص کرانے کے لئے فاصلہ کی قید رکھی گئی ہے۔ تاکہ گاڑی میں بھیڑ نہ ہونے پائے چنانچہ پشاور اور لاہور کے درمیان سو میل سے کم اور کراچی اور لاہور کے درمیان تین سو میل سے کم کے لئے نشستیں مخصوص نہیں کی جائیں گی اس گاڑی سے سفر کرنے والوں کو معمولی تیسرے درجہ کا کرایہ اور ۲۵ پیسے ریزرویشن فیس ادا کرنی ہوگی۔ سونے کی نشستیں حاصل کرنے کے لئے پانچ روپے علیحدہ ادا کرنے ہوں گے۔

خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کا پروگرام

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر بروز ہفتہ، اتوار، پیر

پہلا دن ——— ۲۶ دسمبر بروز ہفتہ

(اجلاس اوّل)

وقت	عنوان	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ
۹-۳۵ تا ۹-۴۵	نظم	
۹-۴۵ تا ۹-۵۵	افتتاحی تقریر	مکرمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی
۹-۵۵ تا ۱۰-۰۰	اسلام کی فوقیت دوسرے مذاہب پر	مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰	پردہ اور ہماری خواتین	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰	سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ	مکرمہ امۃ المالک صاحبہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۵	دعا اور اس کی اہمیت	مکرمہ امۃ الرشید فضل الٰہی
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	تقریر	محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس
۱-۱۵ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

(دوسرا اجلاس)

وقت	عنوان	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآنِ کریم و نظم	مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر جنود اللہ صاحب
۲-۰۰ تا ۲-۱۰	قرآن اور ہماری زندگی	مکرمہ صاحبزادی امۃ النور بیگم صاحبہ
۲-۱۰ تا ۲-۳۰	افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	بذریعہ ٹیپ ریکارڈ
۲-۳۰ تا ۳-۱۵	سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم	تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)
۳-۱۵ تا ۴-۰۰	اسلام میں نبوت کا تصور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام	تقریر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)

دوسرا دن ——— ۲۷ دسمبر بروز اتوار

(اجلاس اوّل)

وقت	عنوان	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآنِ کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۵۰	احمدیت دنیا کے کناروں تک	مکرمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ
۹-۵۰ تا ۱۰-۲۰	کسرِ صلیب	مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۰۵	تقریر	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۱-۰۵ تا ۱۱-۲۰	اسلامی معاشرہ	مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ
۱۱-۲۰ تا ۱۲-۰۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسی جماعت پیدا کرنا چاہتے تھے	تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)
۱-۱۵ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

(دوسرا اجلاس)

وقت	عنوان	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۲-۳۵	ذکرِ حبیب علیہ السلام	تقریر محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)
۲-۳۵ تا ۳-۱۵	امریکہ میں تبلیغِ اسلام	تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)
۳-۱۵ تا ۴-۰۰	مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی	تقریر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)

تیسرا دن ——— ۲۸ دسمبر بروز پیر

(اجلاس اوّل)

وقت	عنوان	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآنِ کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۴۰	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ	مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بی۔اے
۹-۴۰ تا ۱۰-۰۰	اسلام اور مذہبی رواداری	مکرمہ مودودہ طلعت صاحبہ بی۔اے
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰	اسلام ہی زندہ مذہب ہے	مکرمہ رضیہ درد صاحبہ
۱۰-۲۰ تا ۱۰-۵۰	سادہ زندگی	مکرمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔اے
۱۰-۵۰ تا ۱۱-۳۵	موجودہ مذہبی رجحانات اور اسلام	تقریر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)
۱۱-۳۵ تا ۱۲-۱۵	عقائدِ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)
۱-۱۵ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

(دوسرا اجلاس)

وقت	عنوان	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآنِ کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۲-۳۵	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔	مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ آف جھنگ صدر
۲-۳۵ تا ۲-۵۰	ذکرِ حبیب علیہ السلام	تقریر محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)
۲-۵۰ تا ۳-۳۵	اسلام کا اقتصادی نظام	تقریر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (بذریعہ ٹیپ ریکارڈ)

اختتامی تقریر و دعا

نوٹ:- پروگرام میں تبدیلی صرف صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اجازت سے کی جا سکتی ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چالیس روزہ صدقہ کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خاکسار نے ۷ اگست ۱۹۶۴ء کو انصار کو تحریک کی تھی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحتیابی کے لئے ۴۰ روز تک صدقہ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ چنانچہ اس تحریک کے مطابق ۴۰ روز تک روزانہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا جاتا رہا۔ اور اس کے بعد سے اب تک ہر ہفتہ ایک بکرا صدقہ کیا جاتا ہے۔

خاکسار نے اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر تحریک کی تھی کہ دوبارہ چالیس روزہ صدقہ کا پروگرام بنایا جائے۔ چنانچہ بعض احباب نے وہیں پر کچھ رقوم بطور صدقہ دے دی تھیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ انصار کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ کی صحتیابی کے لئے صدقہ کی اس تحریک میں بھی دوبارہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور رقوم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نام جلد بھجوائیں۔ تاکہ حضور کی صحتیابی کے لئے پھر چالیس روز تک روزانہ صدقہ کیا جا سکے۔

خاکسار **مرزا ناصر احمد**

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴